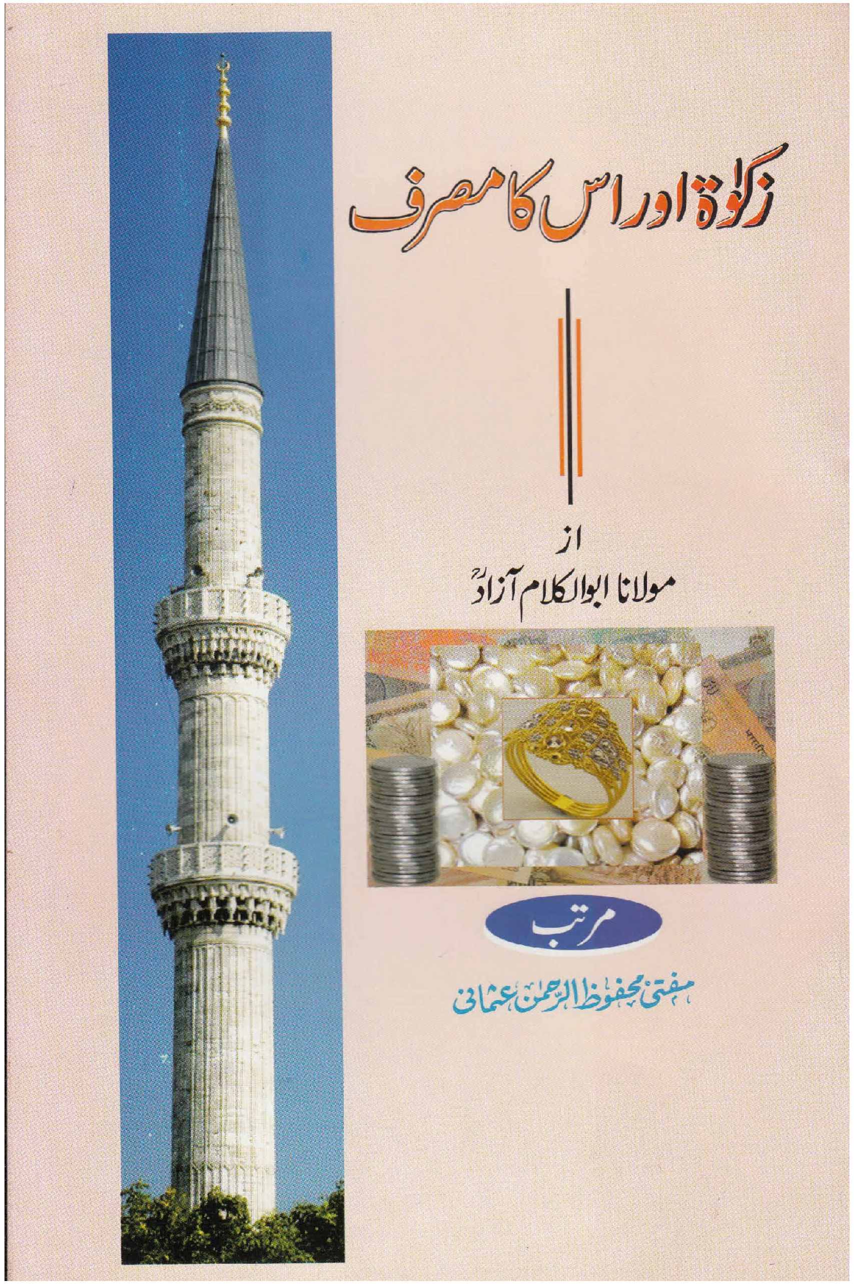

جملہ حقوق محفوظ

ںام کتاب	زکوۃ اور اس کا مصرف (اردو، انگ ری)
ںام مصنف	م ںا ابوالکلام آزاد
مر ب	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
تعداد	ںانچ ہزار
قیمت	تیس روپے
سن اشاعت	۲۰۰۷ء
ںاشر	جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ، مدھوبنی سپول

ملنے کے پتے

☆ جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ، مقام و پوسٹ مدھوبنی، وا ںاپ گنج ضلع سپول بہار
☆ دفتر: امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ ںا
این 93 لین نمبر 2 سیلنگ کلب رو ر د خلیل اللہ مسجد، جامعہ نگر نئی دہلی۔25
فون, 01126981876 فیکس 01126982907
☆ ادارہ دعوۃ القرآن مقام و پوسٹ ںا، ضلع ا ںا بہار

حرف چند

قرآن عظیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکثر مقا ﺮ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم ماہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ ادا کرنے کی سخ ماکید کی ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے اور اسلامی نظام کی ﺮھ کی ہڈی کا درجہ کھی ۓ۔ مگر افسوس کہ جتنا مادہ زکوٰۃ کو ادا کرنے ماکید ہے اتنا ہی مادہ صاحب ﺮوت اس سے غافل ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال پاکیزگی ا ک رہنما ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت وافادیت ﺮ بہت سے علماء نے کتابیں ﺮ کی ہیں، حضرت ﻣ ما ابوالکلام آزاد کا یہ رسالہ بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دراصل ﻣ ما آزاد کی ک ﺗ ﺮ ہے جو کئی رسالوں میں شائع ہوچکی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر احقر ۔ ﺮ نو کے ساتھ اسے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اردو کے ساتھ ساتھ اس کا اگ ﺮ ﺮجمہ بھی علاحدہ رسالہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے، امید کہ اس سے امت کو مدہ پہنچے گا۔

(مفتی) محفوظ الرحمٰن عثمانی
مانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
۱۲/رجب المرجب ۱۴۲۸ھ۔ نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران ﺮ! عید کا خطبہ جتنا اہم ہے اتنا ہی اس کا وقت مختصر ہے۔ میں طوالت کو نظ مداز کر کے آپ سے بہت ہی مختصر عرض کروں گا۔

برادران ﺮ! تم کو معلوم ہے کہ ہر اسلامی حکم میں انفاق کا عنصر غالب نظ ما ہے۔ انفاق کے معنی یہ ہیں کہ اسلام تمہاری جیبوں سے کچھ چاہتا ہے، حج، زکوٰۃ اور دوسرے احکام میں ﺋ مات ماؤ گے۔ تفصیل کا موقع نہیں۔

عید کے مو ﺮ تم لوگوں میں سے بہت سے لوگوں نے فطرہ د ما ہوگا اور بہت سے لوگ فطرہ دیں گے۔ لیکن میں تم سے کہوں گا کہ تم میں فطرہ، صدقہ اور زکوٰۃ تقسیم کرنے کا اچھا طریقہ نہیں ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس مو ﺮ ہندوستان کے ہر گوشے سے بھیک مانگنے والے اور گ کر اپنی جھولیاں لئے پہنچ جاتے ہیں۔

برادران ﺮ! تم جانتے ہو کہ زکوٰۃ کیا ہے۔ زکوٰۃ ک ﻧ ﺮ ٹیکس ہے، جو اسلام نے ہر آ ﺮ مد کیا ہے۔ جس نے سال ﺑ مارہ مہینوں میں کھا پی کر ک خاصی رقم جمع کر لی ہو۔ اسلام کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جس آدمی نے سال بھر میں چالیس روپے جمع کر لئے ہوں (۱)۔ وہ ک روپیہ ٹیکس داخل کرے۔ اگ ﺮی حکومت بھی ٹیکس لیتی ہے۔ لیکن اس ٹیکس میں فرق یہ ہے کہ حکومت ٹیکس لے کر اپنے کاموا ﺮ حرچ کرتی ہے اور اسلام یہ رقمیں ماء مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کرا دیتا ہے۔ اسلام نے ٹیکس کی رقموں کو تقسیم کرنے کے لئے آٹھ حلقے بنائے ہیں اور یہ حلقے ماء اور محتاجوں کے حلقے ہیں (۲)۔

برادران ﺮ! قرآن حکیم میں زکوٰۃ کا صاف وصریح حکم موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ہر صاحب نصا ﺮ فرض کی ہے۔ قرآن حکیم میں نماز، زکوٰۃ کا ک سا مارذ ماہے (۳)۔ لیکن ہندوستان کے مسلمان اس اہم فرض کی ادائیگی کی طرف متوجہ نہیں۔ تم میں سے بعض زکوٰۃ نہیں دیتے

(۱ مااس ﺑ ماس ساڑ۔ ماون تولہ ما ساڑھے سات تول ماہو۔ اوران سہ مارہ مہینے گذر چکے ہوں۔

(۲) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفى الرقاب والغارمين وفى سبيل الله و ابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم (سورہ توبہ پ10 ع14) زکوٰۃ تو صرف حرچ کی جاسکتی ہے۔ غریبوا ﺮ محتاجوا ﺮ، کارکنان صدقا ﺮ، جن کی دلجوئی منظور ہوا ﺮ، گردنیں آزاد کرانے میں، قرضداروں کے قرض میں، جہاد میں اور مسافروا ﺮ۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ علیم حکیم ہے۔

(۳) بیاسی مقاما ﺮ قرآن میں صلوٰۃ وزکوٰۃ کا ذکر ک سا ماہے۔ قرنها بالصلوٰة اثنين وثمانين موضعاً فى التنزيل (درمختار کتاب الزکوٰۃ ج2 ص2) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

ہیں۔لیکن زکوٰۃ دینے والے بھی نہ دینے والوں ے ر ہیں۔کیوں کہ وہ اسلامی احکام کے مطابق زکوٰۃ نہیں دیتے۔

تم کو معلوم ہے کہ نکم ٹیکس وصول کرنے کے لئے حکومت کی طرف کلکٹر مقرر ہوتے ہیں، جو د ر اور کھاتوں کی جا مال کر کے ٹیکس کی رقمیں متعین کرتے ہیں لیکن اسلامی ٹیکس ''زکوٰۃ'' نکالنے میں اس قسم کی کوئی صورت پیش نہیں آتی۔اسلام نے ٹیکس کی ادائیگی میں تمہیں کتنی آسانیاں دے رکھی ہیں۔تم خود اپنے کا ہارکا رہ لو۔اپنی مدگی کا تعین کرو اور اپنے ہی ہاتھوں سے زکوٰۃ نکالو۔کیا اس سے بھی مادہ آسانیاں ممکن ہیں۔

رادرانِ ر! یقین مانو کہ تم میں سے جو لوگ زکوٰۃ نکالتے ہیں وہ اسلامی احکام کے مطابق نہیں نکالتے اور وہ ان لوگوں ے ر ہیں جو زکوٰۃ نہیں نکالتے۔تمہاری زکوٰۃ کی رقمیں ماد ہو جاتی ہیں۔اسلام نے زکوٰۃ کی رقموں کو اجتماعی طور ے حرچ کرنے کا حکم ما ہے (۴)۔اور تم انفرادی ہاتھوں ے حرچ کر رہے ہو۔اسلام کا حکم، صحابہ کا عمل ا ماریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقمیں اجتماعی طور ے حرچ ہونی چاہئیں (۵) انفرادی طور ے حرچ کرنے مدعت خلفاء راشدین کے بعد ے ری۔

تم کو معلوم ہے کہ خلفاء بنو امیہ کے ابتدائی دور میں صحابہ کرام میں یہ سوال پیش ہوا کہ موجودہ خلیفہ بہت ہی فاسق و حر ہے، زکوٰۃ کی رقمیں کیونکر بیت المال بھیجی جائیں لیکن تمام صحابہ نے اس سے اتفاق کر لیا کہ خلیفہ کے فسق و فجور سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی خلل نہیں ما، زکوٰۃ کی رقمیں اسی خلیفہ کو بھیجی جائیں، چنانچہ یہی ہوا۔عباسی دور حکومت میں ح ماری کافروں اور مشرکوں نے بغداد ر قبضہ کر لیا اور خلافت کا خاتمہ کر ڈالا تو اس وقت کے مسلمان داعیان وا رنے یہ فیصلہ کیا ک کر موجودہ حالات کے ماتحت حکومت نہیں مدلی جا سکتی، تو حکومت سے درخواست کی جائے کہ ہماری زکوٰۃ کی رقمیں وصول اور تقسیم کرنے کے لئے قاضی اور عمال مقرر کرے۔

بعض لوگ یہ عذر لا سکتے ہیں کہ چونکہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں ہے اس لئے زکوٰۃ کی اجتماعی تقسیم کا انتظام نہیں ہو سکتا۔میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ع مالکل لنگ اور ے سماد ہے۔وہ تمہارا کون سا

(بقیہ حاشیہ) (۴) چنانچہ اسی لئے مدوں اور عالموں کی تنخواہ بھی مصارف زکوٰۃ میں شامل کی گئی اور کیا۔" والعملین علیھا" کر زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے اجتماعی نظام ضروری نہ ما تو کوئی وجہ نہ تھی کہ مصارف زکوٰۃ میں عمال حرچ بھی شامل کیا ما۔

(۵) زکوٰۃ کے مستحقین میں کرچہ واضح طور مدارس اسلامیہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے لیکن بعض احادیث سے علماء محققین یہ تطبیق کی ہے کہ مدارس اسلامیہ کو زکوٰۃ کی رقم نہ صرف دینا ر ہے بلکہ بعض دینی مصالح کی ر افضل ہے۔کیونکہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنے وا مادار طلبہ کی کفالہ ر زکوٰۃ کی رقم صرف کی جا سکتی ہے حس کہ وہ علوم اسلامی کے حصول میں لگے رہنے کی وجہ سے مدتوجہ کے مستحق ہیں۔(م ب)

کام ہے، جو رکا رہتا ہے۔اس حالت میں بھی کر تم اجتماعی تقسیم کا انتظام کر سکتے ہو، تو یہ عذر کوئی حیثیت نہیں کھتا۔تم فضول، لغو اور غیر اسلامی کاموں کیلئے آئے دن انجمنیں بناتے رہتے ہو، کیا ںک اسلامی کام کے لئے ایسی انجمنیں نہیں بنا سکتے، جو تمہاری زکوٰۃ کو اسلامی طریقہ حرچ کر سکیں۔

رادرانِ ر! دراصل مات یہ ہے کہ یہاں اسلام کا نقشہ مدل کیا ہے۔اسلام کی اجتماعی مدگی کا نقشہ مدل چکا ہے۔جس طرح تم مکان بناتے ہو۔اس میں مختلف خانے ہوتے ہیں۔کوئی خانہ سونے کا ما ہے کو ما اورچی خانہ ما ہے۔کوئی سامان رکھنے کا خانہ ما ہے۔ںک سان اپنے تمام کاموں کے لئے کر ںک ہی خانہ متعین کر لے اور دوسری ضرورتوں کے لئے کر اس کا کوئی خانہ نہ ہو تو بتاؤ وہ گھر کا صحیح لطف اٹھا سکتا ہے۔کر نہیں۔اسی طرح حب ںک اسلام کے تمام خانوں کو سامنے نہیں رکھو گے۔اس فیوض رکات سے لطف نہیں اٹھا سکتے۔

دراصل مسلمانوں نے اسلامی احکام کو چھو ما ہے، البتہ ان میں نمائشی اور بے روح کر میاں ماقی رہ گئی ہیں۔ںک زکوٰۃ ہی کے حکم کو دیکھو کر مسلمان اس ر عامل ہوتے تو آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔زکوٰۃ اسلام کا اتنا جامع اور اکمل اصول ہے کہ دنیا کا کوئی قانون اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔اسلام نے زکوٰۃ کا حکم اس لے ما ہے کہ اس سے ماء اور مساکین اور محتاجوں کی امداد ہوتی ہے۔

اسلام نہیں چاہتا ہے کہ ساری دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں جمع رہے۔اسلام نے مسلمانوں کی یہ پہنچان بتائی ہے کہ اس کی مٹھیاں کھلی رہتی ہیں۔و حدا کی راہ میں حرچ کرنے والے ہوتے ہیں اور کافروں کی یہ پہنچان بتائی ہے کہ ان کی مٹھیاں بند رہتی ہیں۔یعنی نیک کاموا ر حرچ نہیں کرتے۔اسلام نہیں چاہتا کہ دولت کسی کی اجارہ داری میں آجائے ماکوئی شخص ا ماس ڈھیر لگائے۔اسلام ڈھیر کا سخت مخالف ہے۔اسلام چاہتا ہے کہ دولت تقسیم ہوتی رہے۔اس کا یہ اصول زکوٰہ اور وراثت میں مالکل مساوی سم رقائم ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ا مارے میں سوشلزم اور اسلام کے اصول ںک ہی ہیں۔ایسا کہنے والے نہ صرف یہ کہ غلط کہتے ہیں۔بلکہ مانتداری کے خلاف کہتے ہیں۔سوشلزم چاہتا ہے کہ دولت ر تقسیم ہو۔کر ںک آدمی ے ماس سو روپئے ہوں تو سب ے ماس سو روپئے ہونے چاہئیں۔لیکن اسلام یہ نہیں کہتا۔اسلام صرف یہ کہتا ہے کہ ہر شخص ے ماس روپے ہوں۔اسلام حق مساوات تسلیم ما ہے۔لیکن مقدار مساوات تسلیم نہیں ما۔

اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ حب آدمی پیدا ہوا، تو اس کی مدگی سوسائٹی ر فرض ہو گئی، سوسائٹی کا

فرض ہے کہ اسے مدہ رہنے دے۔ اسلام نے اقتصادی مساوات تسلیم نہیں کی ہے۔ بے شبہہ اسلام میں اونچ نیچ کا کوئی طبقہ نہیں ہے۔ لیکن اسلام نے ماء اور امراء کے طبقات تسلیم کئے ہیں (۶)۔ قرآن میں حد مدکریم نے صاف صاف بیان ماہے کہ ہم نے بعض کو بعض رفضیلت دی ہے (۷)۔

سوشلزم جس قسم کی مساوات پیش ماہے مالکل غیر فطری ہے۔ دنیا کا وجود ہی کشاکش رقائم ہے۔ پھر غیر فطری مساوات کس طرح قائم ہوسکتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج دنیا میں سوشلزم اور اشتراکیت کے اصول پھیلائے جارہے ہیں اور دنیا ںک اصول کی تلاش میں کرداں ہے۔ کرآج ساری دنیا اسلامی اصول اختیار کرلے تو سوشلزم اور اشتراکیت کی قطعی ضرور ماقی نہیں رہتی صرف اسلامی اصول ہی دنیا کی پیاس اور تشنگی کو دور کرسکتا ہے۔

رادران ر! میں تم سے پھر کہتا ہوں کہ تم میں سے جو لوگ زکوٰۃ نکالتے ہیں، ان کی مادہوجاتی ہیں۔ میں تمہارے سامنے اس مرپوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ زکوٰۃ کی جو رقمیں اس طر حرچ کی جاتی ہیں غلط ہے۔ میں جانتا ہوں کہ شرعی ذمہ داری کی کیا اہمیت ہے اور اس اہمیت کو پیش نظر رکھے ہوئے تم مار کہتا ہوں کہ زکوٰۃ کی رقموں کو اجتماعی طور حرچ کرو۔

تم جانتے ہو کہ اجتماعی طور سے خرچ کرنے میں اسلامی احکام کی بجا آوری کے علاوہ کیا فمد ہیں۔ کاش میں اس کے فمد سمجھانے کے لئے اپنا دل چیر کر تمہارے سامنے رکھ دوں اور تم اس کی رگوں رھ سکو۔ مالکل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کر مسلمان اسلام کے اصولوں ماپندی نہ کریں اور صرف زکوٰۃ ہی کے اصوا مابند ہوجائیں۔ حب بھی ان کی حالت بہت جا مدل سکتی ہے کرتم نے زکوٰۃ کی رقموں کو اجتماعی طا حرچ کرنے کا فیصلہ کرلیا تو یقیناً 24 گھنٹہ کے مدر تمہاری حالت کیا سے کیا ہوسکتی ہے۔

میں نہیں کہتا کہ تم جن فقیروں، ملاؤں، پیروں اور جن لوگوں کو بھی دیتے ہو نہ دو۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اجتماعی ہاتھوں سے دو۔ کرتم ان ہی لوگوں کو اجتماعی ہاتھوں سے دے سکے ہو تو تمہیں کیوں ضد ہوگئی ہے کہ انفرادی ہاتھوں سے دے کر اسلام کے احکام کے خلاف کام کرتے ہو۔

میں کم سے کم کلکتہ کے مسلمانوں کو مشورہ دوں گا کہ وہ کوئی ایسی جماعت بنائیں جو ان کی زکوٰۃ کا صحیح مصرف کرسکے اور اس میں ہر طبقہ اور ہر جماعت کے نمائندے شر ںک ہو ماہر طبقہ میں اس قسم کی

(۶) الله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر (رعدپ13ع8) اللہ جس کو چاہتا ہے روز مادہ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی کردیتا ہے۔
(۷) انظر كيف فضلنا بعضهم على بعض (بنی اسرائیل پ15ع2) آپ دیکھ لیں ہم نے کس طرح ںک کو دوسر رفوقیت دی ہے۔

جماعت بنائی جائے، جو اسلام کی بنائی ہوئی حدود کے مدر ان زکوٰۃ کی رقموں حرچ کرسکے۔ کرتم چاہتے ہو کہ تمہاری رقمیں ان لوگوا حرچ کی جائیں جنہیں تم دینا چاہتے ہو تو یہ کرسکتے ہو کہ اپنی جمعیت کو ان اشخاص ماموں کی اطلاع کرو بہرحال کلکتہ کے مسلمانوں کو میرا مشورہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقمیں اجتماعی طور حرچ کرنے کے لئے کوئی ںک نمائندہ جماعہ مامتعدد نمائندے جماعتیں بنائیں اور کلکتہ میں اس کی پہلی مثال قائم کریں۔ نساء اللہ ریہاں کی دیکھا دیکھی اور شہروں میں بھی ایسی ہی جماعتیں بن جائیں گی۔

☆☆☆

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب

حضرت ابو رہؓ سے رواںت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ما: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہر ماگ کی شکل میں آئے گی جس کے انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر مال جھڑ گئے ہوں اور اس کی آنکھوں کے ردو سفید نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ ماتیں مائی جائیں، وہ انتہائی زہریلا سمجھا ماہے) پھر وہ سانپ اس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل) کے گلے کا طوق ماجائے گا۔ (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) پھر اس کی دونو ماچھیں پکڑے گا (کاٹے گا) اور کہے گا میں تیری دولت ہوں، میں تیر حزانہ ہوں۔ یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آںت تلاوت فرمائی۔

ولا يحسبن الذين يبخلون بما اٰتاهم الله من فضله هو خيراً لهم بل هو شرلهم ط سيطوقون ما بخلو به يوم القيمة(اٰل عمران)

رجمہ: اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ان ماہے (اور اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتے) کہ وہ مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لے رہے اور شر ہے قیامت کے دن ان کے گلوں میں طوق بنا کے ڈالی جائے گی وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا۔

زکوٰۃ سے متعلق چند اہم مسائل

☆ زکوٰۃ ہر ایسے عاقل بالغ، آزاد مسلمان مرد عورت پر فرض ہے جس کے پاس حوائج اصلیہ سے زائد اور دیون سے فارغ ساڑھے سات تولہ (87 گرام میلی گرام) یا ساڑھے باون تولہ (612 گرام 36 ملی گرام) چاندی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے بقدر کوئی دوسرا سامان تجارت ہو۔

☆ اگر کسی شخص کے پاس صرف سونا یا صرف چاندی ہو تو ایک کا بقدر نصاب ہونا ضروری ہے۔ اگر سونا اور چاندی دونوں ہوں اور دونوں اپنے اپنے نصاب سے کم ہو تو ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے اور جس کے ساتھ ملانے میں نصاب پورا ہو جائے اور جس میں فقراء کا فائدہ ہو اس کے ساتھ ملایا جائے گا اور اس زمانے میں سونا کو چاندی کے ساتھ ملانے میں فقراء کا فائدہ ہے۔ اس لئے سونا کو چاندی کے ساتھ ملایا جائے اگر وہ چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی ورنہ نہیں۔

☆ عورتیں جو زیورات استعمال کرتی ہیں اگر وہ بقدر نصاب ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اس لئے کہ استعمال کے زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

☆ سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے ہر ماہ لازماً جو رقم کاٹ لی جاتی ہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد اس پر اضافہ کر کے سرکار رقم دیتی ہے جسے پراویڈنٹ فنڈ کہا جاتا ہے یہ پوری رقم سرکار کی جانب سے انعام ہے اس کا استعمال اپنے مصرف میں کر سکتا ہے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم پر زکوٰۃ اس وقت تک فرض نہیں جب تک کہ رقم وصول ہونے کے بعد سال گزر جائے۔

☆ مقروض کو قرض سے بری کر دیا جائے تو اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں ہوگی اس لئے ادائیگی زکوٰۃ کے لئے رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے۔

☆ جو مکان یا فلیٹ تجارت کی نیت سے خریدے جائیں ان کی اصل مالیت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ جس مکان یا فلیٹ میں تجارت کی نیت نہ ہو بلکہ رہائش کا مقصود یا کرایہ پر لگانے کا ارادہ ہو تو ان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ بلکہ اگر کرایہ پر دیا جائے تو کرایہ کی آمد پر زکوٰۃ واجب

ہوگی بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے۔

☆ سامان تجارت اگر بقدر نصاب ہو تو سال پورا ہونے کے بعد اصل سرمایہ کے ساتھ منافع کی بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ یعنی سال پورا ہونے وقت جتنی مالیت ہوگی پوری کی زکوٰۃ دینی ہوگی، خواہ درمیانِ سال میں مالیت گھٹتی بڑھتی رہی ہو۔

☆ بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ خود بیوی پر فرض ہے نہ کہ شوہر پر۔ البتہ اگر شوہر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

☆ مالک مکان کرایہ دار سے بطور زر ضمانت کچھ رقم پیشگی لیتا ہے تو اس پیشگی لی گئی رقم کی زکوٰۃ نہ تو مالک مکان پر واجب ہے اور نہ کرایہ دار پر۔ اس لئے کہ یہ رہن ہے اور رہن کی زکوٰۃ نہ تو راہن پر ہے اور نہ ہی مرتہن پر۔

☆ صاحب نصاب سال پورا ہونے سے قبل زکوٰۃ کی رقم ادا کر سکتا ہے شرعاً جائز اور درست ہے اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

مارے

''اسلام کا حکم، صحابہ کا عمل ماریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقمیں اجتماعی طور۔ حرچ ہونی چاہئیں۔''

''زکوٰۃ اسلام کا اتنا جامع اور اکمل اصول ہے کہ دنیا کا کوئی قانون اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔''

''اسلام نہیں چاہتا کہ دولت کسی کی اجارہ داری میں آجائے ماکوئی شخص ا۔ ماس ڈھیر لگائے۔ اسلام ڈھیر کا سخت مخالف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ دولت تقسیم ہوتی رہے۔ اس کا اصول زکوٰۃ و وراثت مالکل مساو مد رقائم ہے۔''

''اسلام حق مساوات تسلیم ماہے، لیکن مساوات تسلیم نہیں ما۔''

''اسلام کا نقط نظریہ ہے کہ حب آدمی پیدا ہوتو اس کی مدگی سوسائ رفرض ہوگئی۔ سوسائٹی کا فرض ہے کہ اسے مدہ رہنے دے۔''

''سوشلزم جس قسم کی مساوات مات ماہے، مالکل غیر فطری ہے۔ دنیا کو وجود ہی کشاکش رقائم ہے۔ پھر غیر فطری مساوات کس طرح قائم ہوسکتی ہے۔''

' کر آج ساری دنیا اسلام کے اصول اختیار کرے تو سوشلزم اور اشتراکیت کی قطعی ضرور ماقی نہیں رہتی۔ صرف اسلامی اصول ہی دنیا کی پیاس اور تشنگی کو دور کرسکتا ہے۔''

زکوٰۃ دینے والوں کو خوف وغم لاحق نہ ہوگا

ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا يحزنون(سورہ بقرہ۔۲۷۷)

'بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیا اور نماز رھیں اور زکوٰۃ ادا کی، تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ ماس ثواب حرہے اور نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ کو حرن وغم۔'

الذين ينفقون اموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون(سورہ بقرہ۔۲۷۴)

'جو لوگ اللہ کی راہ میں رات اور دن پوشیہ ماکھلم کھ حرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ر دیک ثواب حرہے اور نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'

ان دونوں آیتوں میں ا ماک (انفاق اور اداء زکوٰۃ کا ثواب حردینے کے علاوہ) سارت دیتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے خوف و ڈرا حرن و ملال لاحق نہ ہوگا اور چ نکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لیے اس کی صحت میں نہ کوئی کلام ہوسکتا ہے او رد د۔

خوف وغم کی دو قسمیں ہیں: یک حروی، دوسرے دنیوی، پس ایمان کے بعد عمل صالح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد فی سبیل اللہ سے خوف وغم حروی کا ن ماتو ظاہر ہے، کیوں کہ وہاں خوف وغم حب ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مافرمانی کی جائے اور احکام اسلام سے کردانی کی جائے لیکن حب اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مدگی بسر ہوتو پھر خوف وغم مام سان نہ ہوگا اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کے بندے اس کی اطاعت کریں اس کو بھی وہ دوزخ میں جھ ک دے اور عذاب میں مبتلا کرے۔

زکوٰۃ کا نفع چ کںا ملتا ہے

عن ابى امامة قال:قال ابو ذر رضى الله عنه يا نبى الله صلى الله عليه وسلم ارايت الصدقة ما ذا هى ؟قال:اضعاف مضاعفة وعند الله المزيد .

حضرت ابوامامہ فرماتہ ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے مافت کیا کے صدقہ (زکوٰۃ) دینے

کا کیا نفع ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ا ا کہ چند درچن رھا کر ملے گا اور اللہ یہاں (حرت میں) • رآں ملے گا۔

زکوٰۃ سے ستر بلائیں ٹلتی ہیں

عن رافع ابن خدیج رضی الہ عنه قال: قال رسول الہ صلی الله علیه وسلم الصدقة تسدسبعین باباً من السوء.

حضرت رافع ابن حدیج رضی اللہ عنہ سے رواس ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ا ا کہ صدقہ (زکوٰۃ) رائیوں یعنی بلاؤں کے ستر دروازے کو بند کر دیتا ہے۔

ادائے زکوٰۃ سے ع بادہ ہوتی ہے

عن عمر وبن عوف رضی الہ عنه قال: قال رسول الہ صلی الہ علیه وسلم : ان صدقة المسلم تزید فی العمر ،ویمنع میتة السوء،ویذهب الہ بها الکبر و الفخر.

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے رواس ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ا ا کہ مسلمان کا صدقہ (زکوٰۃ) دیناعمَ ر اہے ا ری موت (سوئے خاتمہ) سے اہے اور اللہ تعالیٰ صدقہ کی وجہ سے تکبر وفخر کو زائل کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے کا عذاب

ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتهم الله من فضله هوخیراً لهم بل هو شرلهم سیطوقون مابخلوابه یوم القٰمةولله میراث السمٰوٰت والارض،والہ بما تعملون خبیر. (سوره آل عمران)

جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے مال ودولت ا ہے اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور بخل کرتے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بخل او منع زکوٰۃ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ وہ ان کے لیے شر ہے یعنی عذاب ہے قرس ہے کہ اس مال کا کہ جس میں بخل کہ کیا ہے قیامت کے دن ان کو طوق پہنا جائے گا۔ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ محتاج ہے اللہ تعالیٰ کی ملکیت تو تمام آسمان و زمین میں ہے اللہ تمہارے عمل سے خوب واقف ہے۔ اس آس کریمہ میں تمام اموال زکوٰۃ کی زکوٰۃ نہ دینے ر وعید ہے ا دی کی تخصیص نہیں ہے۔

یک ضروری وضاحت

ہندوستان میں چوں کہ نہ اسلامی حکومت ہے اور نہ ہی بیت المال کا سسٹم، اس لئے علماء۔ بالاتفاق مصارف صدقات (زکوٰۃ) میں مدارس اسلامیہ کے غریب ادار طلبا کو بھی شامل کیا ہے۔ درحقیقت قرآن کریم کی آیت مصارف زکوٰۃ: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسَاکِیۡنَ وَالۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡهَا وَالۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوۡبُهُمۡ وَفِی الرِّقَابِ وَالۡغَارِمِیۡنَ وَفِی سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَابۡنِ السَّبِیۡل فَرِیۡضَةً مِنَ اللّٰهِ میں بیان کردہ فی سبیل اللہ میں طلبہ مدارس شامل ہیں۔ چونکہ حدیث میں کہ کما مَنۡ خَرَجَ فِیۡ طَلَبِ الۡعِلۡمِ فَهُوَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرۡجِع۔

اس حدیث کی روشنی میں طالبان علوم نبوت فی سبیل اللہ میں داخل ہیں اس لئے مدارس اسلامیہ کو زکوٰۃ نیا دوہرا ثواب ہے، یک امدا اء ومساکین کا اور دوسرا اشاعت اسلام کا۔

چونکہ مدارس اسلامیہ کسی مستقل آمد ا کسی ااست کی کفالت میں نہیں چلتے اور مدارس کا وجود اسلام کی بقاء کے لئے نہایت ضروری ہے، اس لئے زکوٰۃ وصدقات سے مدارس کو مضبوط و مستحکم ا نہ صرف ضروری ہے بلکہ یہ زکوٰۃ کے اولین مستحق ہیں۔ جہاں تک م ا آزادؒ کا موقف ہے اس ر کوئی کلام نہیں، اس ا اویل ہم اس ط ر کر سکتے ہیں کہ اب مدارس بھی زکوٰۃ وصول کر کے اس کے صحیح مصارف ر ہی حرچ کرتے ہیں۔ دوسری طرف کر زکوٰۃ وصول کرنے اور اس کی تقسیم کی انجمنوں کو رائج کہ کیا تو اس سے مدارس کو مالی مشکلات کا سامنا ہوگا اور اس کے منفی نتائج سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ علماء دیوبند نے متفقہ ط ر مدارس اسلامیہ کو زکوٰۃ صدقات اور عطیات کا مستحق قرا ا ہے۔ (م س)

جامعة القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

یک تعارف

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ بزرگوں کے خوابوں کی تعبیر اور ہندوستان کا یک ممتاز دینی تعلیمی ادارہ ہی نہیں، بلکہ اصلاحی وفلاحی تحریک بھی ہے، جس کا قیام ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء میں عمل میں آیا جو روز اول سے شمالی بہار میں متحرک و فعال ہے۔ ہندوستان کی ریاست بہار کے شمال مشرقی حصہ میں کوسی اور پورنیہ دو مشہور کمشنریاں ہیں جو سات اضلاع پر مشتمل ہیں۔ یہ علاقہ مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے کافی مشہور ہے، جغرافیائی اعتبار سے یک طرف نیپال کی لمبی سرحد ہے تو دوسری طرف شمال مشرقی ہند کی ریاستیں اور بنگلہ دیش کی سرحد ہے۔ یہ علاقہ شمالی بہار کا کثیر مسلم آبادی والا علاقہ ہے جو تعلیمی، معاشی اور سیاسی طور پر انتہائی پسماندگی کا شکار ہے۔ 50 لاکھ مسلمانوں کی آبادی والے اس علاقے کی معاشی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم اور پرورش تو در کنار ان کی صحیح طریقہ سے کفالت کی بھی سکت نہیں رکھتے نتیجتاً قبائلیوں کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ان حالات کا ادراک کرتے ہوئے جامعۃ القاسم اپنے قیام کے بعد سے ہی مکاتب دینیہ کے قیام، اصلاح عقائد اور مسلمانوں کی شعوری و فکری سرپرستی اور مسلمانوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سرگرم ہے۔ الحمدللہ جامعۃ القاسم کو عارف باللہ حضرت مولانا محمد قمر الزماں الہ آبادی مدظلہ العالی کی دعائیں اور خصوصی توجہ حاصل ہے، جن کے سایہ عاطفت میں جامعہ گراں قدر دینی تعلیمی واصلاحی، فلاحی اور طبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جامعہ میں زکوٰۃ وصدقات کو صحیح مصرف میں خرچ کیا جاتا ہے لہٰذا اہل ثروت اور صاحب نصاب مسلمانوں سے اپیل ہے کہ جامعۃ القاسم کو زکوٰۃ وصدقات اور عطیات سے مضبوط و مستحکم کریں۔

(مفتی) محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ